

42072 - کیا دوکان میں موجود مشینری بھی زکاة کے حساب میں شامل ہو گی؟

سوال

میں زکاة کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں، میری سٹیشنری کی دوکان ہے، میں نے پڑھا ہے کہ جب سامان پر سال مکمل ہو جائے تو اس پر زکاة ہوتی ہے، لیکن میرا سوال سٹوڈنٹ سروس کے متعلق ہے، آیا فوٹو سٹیٹ مشین بھی زکاة کے حساب میں شامل ہو گی یا نہیں، حالانکہ یہ مشین بہت قیمتی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

آپ کے پاس جو بھی نقد مال اور سٹیشنری میں جو اشیاء برائے فروخت ہیں ان سب پر سال مکمل ہونے کے بعد زکاة نکالنی واجب ہے جبکہ اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہو۔ اھ
دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 313) .

دوم:

اور زکاة کا نصاب بیس مثقال سونا، یعنی پچاسی گرام، اور ایک سو چالیس مثقال چاندی، یعنی (595 گرام) جو کہ سعودی ریال میں پچاس ریال کے برابر ہے " اھ
دیکھیں: فتاویٰ العثیمین (18 / 93) .

اور جب برائے فروخت سامان کی قیمت اور آپ کے پاس موجودہ نقد رقم کسی ایک نصاب یعنی چاندی یا سونے کے نصاب کو پہنچ جائے تو آپ پر زکاة واجب ہو جاتی ہے "
دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 257) .

سوم:

زکاة کے حساب کی کیفیت:

جب نصاب پر سال مکمل ہو جائے تو آپ کے پاس جو نقد رقم ہے اسے شمار کریں اور اس میں سٹیشنری کی دوکان میں موجود سامان کی قیمت کا اضافہ کر کے ساری رقم میں سے دس کا چوتھائی یعنی اڑھائی فیصد (2.5 %) نکال کر زکاة کے مستحقین میں تقسیم کر دیں جو مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ میں بیان کیے گئے ہیں:

صدقات تو صرف فقراء و اور مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب کے لیے، اور غلام آزاد کروانے میں، اور مقروض لوگوں پر، اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے التوبة (60) .

اور سٹیشنری میں موجود سامان کی قیمت وہ لگائی جائے گی جس قیمت میں آپ اسے فروخت کرتے ہیں، نہ کہ وہ قیمت جس میں آپ نے اسے خریدا تھا، یعنی قیمت فروخت نہ کہ قیمت خرید.

اس کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (26236) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم:

اور رہا مسئلہ فوٹو سٹیٹ مشین کا تو اس میں زکاة نہیں، لیکن اگر آپ نے اسے فروخت کے لیے رکھا ہے تو اس میں زکاة ہو گی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" جو چیز استعمال کے لیے ہے اس میں زکاة نہیں، چاہے وہ مشینری ہو یا کوئی اور چیز، جب وہ استعمال کے لیے ہے تو اس میں زکاة نہیں، اور قاعدہ یہ ہے کہ:

جو فروخت کے لیے تیار کردہ ہو اس کی زکاة ادا کی جائیگی، اور دوکان وغیرہ میں جو اشیاء استعمال کی جاتی ہیں ان کی زکاة ادا نہیں کی جائیگی " اھ

دیکھیں: فتاویٰ ابن باز (14 / 184) .

واللہ اعلم .